بسمہ سبحانہ

احیاء العلوم الدین

امام ابو حامد محمد الغزالی

ترجمہ مولانا ندیم الواجدی فاضل دیوبند

دارالاشاعت اردو کراچی ؁

پیش کش میر مراد علی خان

بسمہ سبحانہ

تعارف

زین الدین ابو حامد محمد بن محمد بن احمد الطوسی الغزالی متوفی ۵۰۵ھ م ۱۱۱۱ء کے اوصاف جو کتب ہائے اہلسنت میں درج ہیں تحریر سے باہر ہیں۔ علامہ یافعی نے ان کے حالات مرآۃ الجنان، الجزء الثالث، ص ۱۷۷، لغایت ۱۹۳ میں تحریر کئے ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سواد اعظم میں ان کی عظمت، شان وجلالت کس قدر رفیع ہے۔ ان کا لقب حجتہ الاسلام عام ہے، امام یافعی لکھتے ہیں کہ "امام غزالی وہ علوم کے سمندر ہیں جن کے اوپر رسول اللہؐ نے حضرت عیسیٰ وموسیٰ سے فخر ومباہات کیا تھا۔ اگر آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی آتا ہوتا تو امام غزالی ہوتے۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب التنبیہہ بمن یبعۃ اللہ علی راس کل مأتہ میں کہا ہے۔ محمد بن عبد الباقی الرزقانی نے شرح مواہب لدینہ الجز الاول ص ۳۶ میں ان کی بڑی توصیف و تعریف کی ہے۔ نیز ملاحظہ ہو شہاب الدین دولت آبادی کی کتاب ھدایت السعداء۔

غزالی کی ایک اور تصنیف سر العالمین میں کچھ ایسے امور حقیقت ان کے قلم سے نکل گئے ہیں کہ حضرات اہلسنت وجماعت اس سے بہت کتراتے ہیں۔ یہ کتاب مصر میں چھپی گئی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ مومنین ایسی کتابوں کا ذخیرہ کر کے آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کرلیں اس لئے ایک بڑا مشن اس وقت کام کر رہا ہے جو ان کتابوں میں تحریف بھی کر رہا یا ان کتابوں کو تلف کر دیا جا رہا ہے۔ اور کچھ کتابیں اگر دستیاب بھی ہو جائیں تو یہ ایک علمی خزانہ محفوظ ہو سکے گا۔

میں نے اس کے حوالے "کتاب احیاء العلوم" مطبوعہ دار الاشاعت کراچی، طباعت شکیل پرنٹنگ پریس سے لئے ہیں۔

میر مراد علی خان

۱ حضرت حذیفہؓ کو علم المنافقین خاص طور پر عطا ہوا تھا۔ عمر بن خطاب، عثمان اور دوسرے اکابر صحابہ ان سے منافقین کے متعلق دریافت کرتے تھے سوال کرنے پر وہ منافقین کا ذکر نام بنام کرنے کے بجائے ان کی تعداد بتلا دیا کرتے تھے۔ عمر ابن خطاب اپنے متعلق ان سے دریافت کرتے کہ کیا مجھ میں بھی نفاق پاتے ہو۔ جلد ا ص ۱۵۲، جلد ۳ ص ۱۱۰

۲ عبد اللہ ابن عمر نماز میں جوئیں مار دیا کرتے تھے، بعض اوقات ان کے خون کا نشان اُن کی انگلیوں پر ہوتا تھا ج ا ص ۳۴۳

۳ وقت مغرب کا وقت اسوقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب نظروں سے او جھل ہو جائے۔ اتنی دیر انتظار کرنا چاہیئے کہ اُفق پر سیاہی پھیل جائے۔ ج ا ص ۳۳۵۔

۴ زیارت رسولؐ اللہ مدینہ طیبہ: آپؐ پر اور آپ کے اہلبیت پاک پر جن پر آیت تطہیر نازل ہوئی اور اور آپؐ کے پاک اصحاب اور آپؐ کے پاک ازواج جو امت کی مائیں ہیں سلام اور درود۔ (اہلبیت سے ازواج کو الگ رکھا ہے اور وہ جن پر آیت تطہیر نازل ہوئی)۔ ج ا ص ۴۸۴۔

۵ اُن لوگوں کے عمل کو باطل کرنے حکم نازل ہوا (وعید) جو آپ کی تعظیم نہیں کرتے اور آپ کی آواز پر اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔ ج ا ص ۴۹۹

۶ ارشاد رسولؐ اکرم "میرے سامنے کچھ لائے جائیں گے جو یہ کہیں گے کہ اے محمدؐ! اے محمدؐ! میں کہوں گا یا اللہ! یہ لوگ میرے اصحاب ہیں، خدا و قدوس فرمائے گا "تم نہیں جانتے تمہارے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا نئی باتیں ایجاد کی ہیں" ، یہ سن کر میں لوگوں سے کہوں گا دور ہو، الگ رہو"۔ ج ا ص ۵۰۰۔

۷ عمر ابن خطاب بکثرت نکاح کرتے تھے۔ ج ۲ ص ۴۵۔

۸ عورت بچے پیدا کرنے والی سیاہ فام بہتر اس عورت سے جو خوبصورت ہو مگر بانجھ۔ خوبصورت عورت اگر بانجھ ہو تو چھوڑ دو، سیاہ فام بچے پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرو۔ ارشاد رسولؐ اکرم (عائشہ کے بارے میں کیا خیال ہے) ج ۲ ص ۵۱

۹ آنحضرتؐ کا ارشاد امام حسنؑ کے بارے میں کہ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے حسنؑ مجھ سے ہے۔ ان ارشادات سے لوگوں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ امام حسنؑ کا بکثرت نکاح کرنا بھی آنحضرتؐ کی سیرت کے مشابہ ہے۔ ج ۲ ص ۵۷

۱۰ ایک مرتبہ آنحضرتؐ اور عائشہ کے درمیان تنازعہ تو عائشہ نے ابو بکر کو حکم بنانے کے لئے بلایا جب ابو بکر آئے تو عائشہ نے کہا" آپ پہلے بولئے مگر سچ بولئے"۔ اس پر ابو بکر نے عائشہ کے منہ پر اتنی زور سے طمانچہ مارا کہ منہ سے خون بہنے لگا۔ بعض ازواج آپ کو جواب

دے دیا کرتی تھیں اور بعض ایک دن ایک رات کے لئے بولنا چھوڑ دیتی تھیں۔ آپ کی ایک زوجہ نے آپ کے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کی طرف دھکا دیا۔ ج ۲ ص ۷۸۔۷۹

۱۱ بعض اوقات عادل کے مقابلہ میں فاسق کی بات زیادہ قابل اعتماد ثابت ہوتی ہے۔ یہ ضرورت نہیں کہ فاسق جھوٹ بولا کرے اور جو عادل ہو سچ بولا کرے۔ ابوحنیفہ کے متعلق منقول ہے کہ انھوں نے فاسق کی گواہی قبول کی۔ ج ۲ ص ۲۰۲

۱۲ عمر ابن خطاب بعض کو سالانہ بارہ ہزار درہم دیا کرتے تھے عائشہ بھی ان میں شامل ہے اور بعض کو دس اور بعض چھ ہزار سالانہ دیتے تھے۔ بیت المال مسلمانوں کا حق ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ بادشاہ کسی کو کم اور کسی کو زیادہ مال دیدے۔ ج ۲ ص ۲۲۵۔

۱۳ ارشاد حضرت علیؑ "جب تم کسی دوزخی کو دیکھنا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھ لو جس کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم دست بستہ کھڑا ہو۔ ج ۲ ص ۲۳۵

۱۴ آنحضرتؐ نے حضرت علی کو بھائی بنایا تو انہیں علم میں شریک کیا چنانچہ روایت ہے انا دار الحکمۃ علی بابھا۔ آپؐ نے حضرت علیؑ کو اپنی قربانی کے اونٹوں شریک کیا، اور اپنی محبوب ترین صاحبزادی سے نکاح کیا، حضرت علیؑ سے آپ کا معاملہ اسی لئے تھا کہ آپؐ نے اُنہیں اپنا بھائی بنایا تھا۔ ج ۲ ص ۳۰۶

۱۵ عمر ابن خطاب، عبدالرحمٰن بن عوف ساتھ تھے ایک گھر میں شراب کا دور تھا عمر نے کہا "یہ ربیع ابن امیہ بن خلف کا مکان ہے یہ سب لوگ شراب پی رہے ہیں تمہاری کیا رائے ہے کیا ہم ان کو گرفتار کرلیں"۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا "نہیں ہم نے اسوقت وہ کام کیا ہے جس سے قرآن میں ممانعت وارد ہے میرا اشارہ و لا تجسسوا کی طرف ہے"۔ اصحاب رسولؐ اور شراب؟۔ ج ۲ ص ۳۲۱

۱۶ ایسا ہی ایک واقعہ اور ہے عمر ابن خطاب رات کو مدینہ کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے کی ایک مکان سے گانے کی آواز آئی آپ نے دیوار پر چڑھ کر دیکھا ایک شخص شراب پی رہا ہے اور اس کے پہلو میں ایک مغنیہ گیت گا رہی ہے۔ عمر ابن خطاب نے للکارا تو اس شخص نے کہا آپ کوئی حد لگانے میں جلدی نہ کریں میں نے ایک معصیت کی ہے اور آپ سے بیک وقت تین معصیتیں سرزد ہوئی ہے۔ قرآن کہتا ہے " و لا تجسسوا" (۴۹ حجرات۔ ۱۲) حالانکہ آپ نے تجسس کیا۔ قرآن میں ہے کہ گھروں کی پشت سے نہ آؤ (پ ۲، ۱۸۹) اور آپ اس کے برخلاف دیوار پھاند کر آئے۔ قرآن میں ہے گھر میں داخل تو اس کے گھر والے سے اجازت لے لو (پ ۱۸۔ ۲۷) اور آپ نے اسکی خلاف ورزی کی ہے کہ آپ بغیر میری اجازت کے میرے گھر میں بغیر سلام کئے کہ چلے آئے۔ ج ۲ ص ۳۲۲

۱۷ اسماء بنت ابی بکر کی ماں مشرکہ تھیں۔ ج ۲ ص ۳۴۷

۱۸ اقرع بن حابس نے سرکار دو عالمؐ کو دیکھا آپؐ اپنے نواسے حضرت حسنؑ کو پیار کر رہے ہیں، ایک مرتبہ امام حسینؑ منبر سے آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھے تھے گر گئے اور آپؐ اپنے خطبہ کو روک کر نیچے اُترے اور انہیں اپنی گود میں بٹھالیا، عبداللہ بن شداد سے منقول ہے کہ ایکدن آنحضرتؐ نماز پڑھا رہے تھے کہ امام حسنؑ آئے اور آپؐ کی گردن مبارک سوار ہو گئے آپؐ اسوقت سجدے میں تھے، اس بنا پر سجدہ کافی طویل ہو گیا۔ ج ۲ ص ۳۵۱

۱۹ عائشہ کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اکرمؐ نے انہیں اسامہ کا منہ دھونے کا حکم دیا مجھے اس عمل سے گھن آرہی تھی آپؐ نے یہ منظر دیکھ کر میرا ہاتھ جھٹک دیا اور خود اس کا منہ دھونے لگے۔ ج ۲ ص ۳۵۱

۲۰ عائشہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے ذی الحجہ، محرم، صفر کے کچھ دنوں تک ترک کر دیا۔ اسی طرح عمر ابن خطاب سے روایت ہے کہ آپؐ نے ایک ماہ تک ازواج سے قطع تعلق کر لیا تھا۔ ج ۲ ص ۳۵۹۔

۲۱ سعد ابن ابی وقاص، عمار بن یاسرؓ سے ترک تعلق کیئے رہے یہاں تک وفات پا گئے۔ عثمان بن عفان نے عبدالرحمٰن بن عوف سے اور عائشہ نے حفصہ سے قطع تعلق کر رکھا تھا اور آخر تک اسی پر قائم رہے۔ ج ۲ ص ۳۵۹

۲۲ عبداللہ ابن عمر نے امام حسینؑ سے عراق کے سفر پر کہا "آپ جگر گوشہ رسولؐ ہیں آپ کے سوا کوئی والی نہیں ہے، اللہ نے آپ پر شر کے دروازے بند رکھے ہیں صرف خیر کے دروازے کھولے گئے ہیں۔"۔ جس وقت فتنے رونما ہوئے دس ہزار صحابہ موجود تھے، مگر چالیس سے زیادہ صحابہ نے جرأت نہیں کی۔ ج ۲ ص ۴۷۴

۲۳ حاکم سعد ابن وقاص کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ، حضرت عباس کو مسجد سے باہر کر دیا اور حضرت علیؑ کو رہنے دیا عباسؓ نے چچا ہونے کا واسطہ دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ نے آپ کو نکالدیا ہے اور علیؑ کو ٹہرالیا ہے"۔ ج ۲ ص ۵۷۷

۲۴ آنحضرتؐ کے پاس پرندہ کا گوشت تھا آپ نے دعا فرمائی کہ "اے اللہ! اپنے کسی محبوب ترین بندے کو میرے پاس بھیج دے"، چنانچہ حضرت علیؑ آئے اور انھوں نے آپ کے ساتھ پرندے کا گوشت کھایا۔ ج ۲ ص ۵۸۶۔

۲۵ ایکدن عمر ابن خطاب نے آنحضرتؐ سے کہا "یارسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس امر مکلف نہیں بنایا جس کی آپؐ کو قدرت نہیں" آنحضرتؐ کو یہ بات ناگواری ہوئی۔ (عمر ابن خطاب احکام الٰہی سے اپنی واقفیت اور رسولؐ اللہ کی قدرت جس کا علم انہیں نہیں تھا پنی رائے شامل کر رہے تھے)۔ ج ۲ ص ۵۹۶

۲۶ قتل حسینؑ میں یزید کا شمولیت ثابت نہیں ہے اس لئے کسی مسلمان پر بلا تحقیق کبیرہ گناہ کی نسبت دینا جائز نہیں اس لئے اس پر لعنت نہیں کرنا چاہیئے ۔ج ۳ ص ۱۹۹

۲۷ کن مواقع پر جھوٹ بولنا جائز ہے: اگر کسی اچھے مقصد کو پہنچنا ہو تو، مسلمان کے خون کی حفاظت، دو لوگوں میں صلح کرنا ہو تو، میاں بیوی کی باہمی گفتگو کے دوران۔ج ۳ ص ۲۱۶۔۲۱۷

۲۸ عائشہ کا ولیمہ ایک دودھ کا پیالہ۔ج ۳ ص ۲۲۱

۲۹ ابو بکر اور عمر کا ایک دوسرے شخص کی غیبت کرنا اور آنحضرتؐ کا کہنا کے تم نے اپنے دوست کا گوشت کھایا۔ج ۳ ص ۲۲۸۔

۳۰ عمر ابن خطاب نے ایک شخص کو بلا وجہ درہ مارا اور کہا کے مجھ سے بدلا لو اس نے عرض کیا میں اللہ پر چھوڑتا ہوں اور بدلا نہیں لیا۔ ج ۳ ص ۴۵۶

۳۱ بیعت رضوان اور اسکے خلاف سب حنین میں رسولؐ اللہ کو چھوڑ کر بھاگ جانا۔ج ۳ ص ۴۷۹

۳۲ مردے پر رونا صبر کے خلاف نہیں۔ج ۴ ص ۱۲۶

۳۳ ایک شخص پر کئی بار کسی جرم میں حد لگائی گئی اور جب لوگ اُس کو ملامت کئے تو رسولؐ اکرم نے فرمایا اسے برا مت کہو اس لئے کہ یہ اللہ اور رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔ج ۴ ص ۴۹۷

۳۴ ارشاد رب العالمین (معاذ اللہ) "میں نے خیر اور شر دونوں کو پیدا کیا؛ خوشخبری اس کے لئے جس کو میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور جس کے ہاتھ سے خیر جاری کیا، اور ہلاکت ہو اس کے لئے جس کو میں نے شر کے لئے پیدا کیا، جس کے ہاتھوں شر جاری کیا اور شدید ترین ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے کیا اور کیوں کے سوالات اُٹھائے۔ج ۴ ص ۵۱۹

۳۵ ارشاد جناب امیرؑ "معرفت میرا سرمایہ، عقل میرے دین کا اصل ہے، محبت میری اساس ہے، شوق میری سواری ہے، ذکر خدا میرا انیس ہے، اعتماد میرا خزانہ ہے، غم میرا رفیق ہے، علم میرا ہتھیار ہے، صبر میری چادر ہے، رضا میری غنیمت ہے، عجز میرا فخر ہے، زہد میرا پیشہ ہے، یقین میری قوت ہے صدق میرا سفارشی، طاعت میری محبت، جہاد میرا اخلق ہے، نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"۔ ج ۴ ص ۵۴۲۔

۳۶ جب عمر ابن خطاب نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے اور رسولؐ اللہ نے ان کی آواز سنی تو فرمایا عمر کا نماز پڑھانا نہ اللہ کو پسند ہے اور نہ مسلمانوں کو" آپؐ نے یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ (جس کی آواز اللہ کو پسند نہ ہو اور وہ خلیفہ بنادیا گیا)۔ ج ۴ ص ۶۹۶

۳۷ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ ابو بکر اپنے بعد عمر ابن خطاب کو اپنا جانشین بنا رہے ہیں تو کہا "آپ نے ایک سخت دل اور درشت مزاج آدمی کو خلیفہ مقرر کیا ہے، آپ اس سلسلہ میں اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟"۔ ج ۴ ص ۷۰۲

۳۸ قاضی ابویوسف جانشین امام ابوحنیفہ سال کے آخر میں اپنا مال اپنی بیوی کو دے دیا کرتے تھے اور بیوی کا مال اپنے نام تاکہ زکوٰۃ ساقط ہو جائے۔ جلد اول ص ۵۹۔

۳۹ عبداللہ ابن عمر نے کسی شخص کو حجاج کے بارے میں کنایۃً برا کہتے سُنا۔ تو انہوں نے اس شخص کو منع کیا۔ ج اول ص ۲۲۸

۴۰ عمر ابن خطاب وہ تھے جنہوں نے دین میں بحث و مباحثے کی راہ کو مسدود کر دیا تھا چنانچہ جب ضبیع نے ان سے ایسی دو قرآنی آیتوں کے بارے میں سوال کیا جو بظاہر ایک دوسرے کے مخالف تھیں تو انہوں نے اُس کو کوڑے لگوائے اور لوگوں کو اُس سے ملنے سے منع کر دیا۔ ج اول ص ۶۶

۴۱ حضرت علیؑ کا قول کہ اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دوں (واضح رہے کہ عربوں میں ۷۰ کا مطلب کثیر تعداد جس کا کوئی شمار نہیں ہوتا کہا جاتا ہے)۔ ج اول ص ۵۳۰

۴۲ فرمایا رسولؐ اکرم نے میری وفات کے بعد اُمت اختلاف کا شکار ہو جائے گی اور بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ج اول ص ۵۳۰۔

۴۳ صحابہ کرام اور مفسرین نے بعض آیات کے معنی میں اختلاف کیا ہے اور یہ اختلاف اتنا زیادہ ہے کہ مطابقت کی کوئی صورت ہی نظر نہیں آتی۔ ج اول ص ۵۳۱

۴۴ حضرت علیؑ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان میں بہت سے علوم ہیں بشرطیکہ ان کا کوئی سمجھنے والا ہو۔ ج اول ص ۱۱۹

۴۵ عمر ابن عبدالعزیز نے ایک شخص کو اس لئے اُس کے عہدے سے معزول کیا کہ وہ حجاج کے دور میں چند عرصہ کے لئے عامل رہا تھا اور یہ کہا کہ اُس کی صحبت ایک دن کے لئے یا چند لمحوں کے لئے بھی ہو تو باطن میں شر کے لئے کافی ہے۔ ج دوم ص ۲۲۹

۴۶ وقت نمازمغرب جب ہوتا ہے جب مشرق کی افق پر تاریکی ایک نیزہ کے بقدر اونچی ہو جاتی ہے۔ ج دوم ص ۴۲۴۔

۴۷ ابو بکر نے ایک عرب کو قرآن سُن کر روتے دیکھا تو کہا کہ ہم بھی اسی طرح پہلے روتے تھے جس طرح تم رو رہے ہو لیکن اب ہمارے دل سخت ہو گئے ہیں۔ ج دوم ص ۴۷۱۔

۴۸ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ "تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں"۔ ج دوم ص ۴۷۸۔

۴۹ ہجرت کی رات حضرت علیؑ سرکار دوعالمؐ کے بستر پر لیٹے، اللہ نے حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل سے فرمایا کہ میں نے تم دونوں میں اُخوت قائم کر دی ہے، اور تم دونوں میں سے ایک کی عمر زیادہ کی ہے، اب یہ بات تمہیں بتلانی ہے کہ تم میں سے کس کی عمر زیادہ کر دی جائے؟۔ دونوں نے یہی چاہا کہ میری عمر زیادہ ہو۔ یعنی ایک دوسرے کے لئے ایثار کسی نے پسند نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں علیؑ کے برابر بھی نہ ہوئے کہ میں نے اُن کے اور اپنے نبی محمد ﷺ کے درمیان اخوت قائم کر دی تھی، وہ آج رات اپنی جان محمد ﷺ کے خاطر فدا کرنے کے لئے بستر پر لیٹے ہیں، اور ان کی زندگی اپنی زندگی پر مقدم سمجھتے ہیں۔ اب تم زمین پر جاؤ اور دشمنوں سے علیؑ کی حفاظت کرو۔ حضرت جبرئیل آپؑ کے سرہانے کھڑے ہو گئے اور حضرت میکائیل آپؑ کے پائینتی کھڑے ہو گئے۔ حضرت جبرئیل فرماتے واہ واہ ابوطالب کے بیٹے واہ واہ آج تجھ سا کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں تجھ پر فخر کرتا ہے اور اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد سورہ بقرہ آیت ۲۰۷۔ اور لوگوں میں ایک ایسا ہے کہ اللہ کی رضا کے لئے اپنی جان فروخت کر دیتا ہے۔ جلد سوم صفحہ ۴۰۱

۵۰ رسول اکرمؐ حضرت فاطمہؑ کے دروازے پر آئے اور پہنچ کر دستک دی اور سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ رسول اکرمؐ نے حضرت فاطمہؑ کے شانے پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا تجھے خوشخبری ہو کہ تو جنت کی عورتوں کی سردار ہے، انہوں نے عرض کیا فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم کا درجہ کہاں ہے۔ آپؐ نے فرمایا آسیہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہوں گی، مریم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔ تم تمام جنت کے۔ میں نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار۔ جلد چہارم ص ۳۰۱۔

۵۱ عمر ابن خطاب وہ تھے جنہوں نے دین میں بحث اور مباحثے کی راہ مسدود کر دی تھی۔ چنانچہ جب صبیغ نے آپ سے ایسی دو قرآنی آیتوں کے بارے میں سوال کیا جو ایک دوسرے کے مخالف تھیں تو آپ نے اس کو کوڑوں سے مارا اور اُس ملنا جلنا ترک کر دیا اور لوگوں کو بھی ملنے سے منع کر دیا۔ ج ا ص ٦٦۔ عمر سد باب الکلام والجدل و ضرب صبیغا بالدرة اور رد علیه سئوالا فی تعارض آیتین من کتاب الله و هجره وامرا الناس بهجره.